سلام

حضرت صدقؔ جائسی

لاج رکھ لی ملت بیضا کی قربانِ حسینؑ — کس کی گردن پر نہیں ہے بار احسانِ حسینؑ
کیمیا ہے سایۂ دیوار ایوان حسینؑ — صرف قسمت کے دھنی ہوتے ہیں مہمان حسینؑ
وہ شرف پایا جو موسیٰ کو نہ عیسیٰؑ کو ملا — دوسرا شاہ شہیداں ہے نہ ہم شان حسینؑ
داڑھیاں نوچیں کہ دشمن دل کے شعلوں میں جلیں — بجھ نہیں سکتی کبھی شمع فروزانِ حسینؑ
زیر خنجر کی نماز عصر سیدؑ نے ادا — کس قدر مضبوط و مستحکم تھا ایمان حسینؑ
جرأت وعزم وعمل بھی کربلا والوں سے سیکھ — درسِ شیون ہی نہیں دیتا دبستان حسینؑ
غل تھا فوج شاہ میں جب وار کرتے تھے حبیب — ہاتھ اس بوڑھے کے دیکھو اے جوانان حسینؑ
ہو گیا ایمان تازہ اے ہوائے کربلا — آگئی جب نکہتِ زلفِ نہالان حسینؑ
اس طرف تنہا علی اکبر اُدھر فوجوں کے دَل — برق اس بادل میں سیف ماہ تابان حسینؑ
گلشن ہستی سے اک مدت میں جاتی ہے بہار — ہوگیا تاراج دم بھر میں گلستان حسینؑ
کی وفا ایسی کہ روشن کردیا نام وفا — تم پہ رحمت ہو خدا کی اے غلامان حسینؑ
تیری رحمت ہاتھ جس عاصی کا چاہے تھام لے — ورنہ اے غفّار دستِ صدقؔ و دامان حسینؑ

قطعات درمدح امام زین العابدین-

منظرؔ اجتہادی ابن خطیب اعظم علامہ فاطرؔ جائسی

نزول بلا پر جو چپ ہو گیا تھا — جو طوق وسلاسل میں جکڑا ہوا تھا
اسیر ستم جس کو دنیا کئے تھی — وہ شبیرؑ کے صبر کا معجزہ تھا

لہو میں کمال حرارت تو دیکھو — ولیٔ خدا کی کرامت تو دیکھو
لباس ستم دھجّیاں ہو رہا ہے — رسن بستہ ہاتھوں کی طاقت تو دیکھو

جہاں کو تحیر میں ڈالے ہوئے ہو — جفا و تشدد کو ٹالے ہوئے ہو
بہتّر کہاں ہیں مددگار و ناصر — اکیلے سفینہ سنبھالے ہوئے ہو